پیش کرنے والے نہیں ہونگے تو اس سے اہل مقدمہ کو بہت دشواریاں پیش آئیں گی۔ اس کا حل یہ ہے کہ ہم مختاری کے پرانے طریقہ کو زندہ کریں جو ہماری عدالتوں میں پہلے سے رائج تھا۔ ہمارے لاء کالجوں میں ایسی ضمنی کلاسوں کا انتظام ہونا چاہیے جن میں متوسط درجہ کے تعلیم یافتہ کو ضابطہ قانون پڑھایا جائے اور عملاً عدالتی طریق کار سے آگاہ کیا جائے ان لوگوں کا محض کام یہ ہوگا کہ مقدمہ کو ضابطہ کی صورت میں تیار کر کے عدالت میں پیش کریں اور مختلف مراحل میں اہل مقدمات کو عدالتی طریق کار سے آگاہ کریں اگر یہ لوگ فیس لے کر پریکٹس کریں گے تو اس سے وہ خرابیاں پیدا نہیں ہونگی جو پیشہ وکالت میں ظاہر ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہماری عدالتیں اسلامی معیار پر قائم ہوں اور ان سے انصاف حاصل کرنا ایک تجارتی کاروبار نہیں بلکہ ایک عبادت اور بلامعاوضہ خدمت ہے۔

وہ بعدِ مرگ لحد میں ہمیں اتار آئے

(عبدالرحمٰن عاجز۔ مالیر کوٹلوی)

رہِ وفا میں مراحل تو بے شمار آئے
وفا شعار بہر گام کامگار آئے

کوئی یہ کام زمانے میں کیجیے ایسا
یقین دل کو نہ آنکھوں کو اعتبار آئے

جنہیں خبر تھی شہادت کا مرتبہ کیا ہے
گزر کے دیر و حرم سے وہ سوئے دار آئے

کہاں کہاں دلِ بے تاب لے گیا ان کو
کہاں کہاں نہ ترے شیدا تجھے پکار آئے

کہاں گئے ہیں خدا جانے قیصر و فغفور
نہ جانے کتنے یہاں ایسے تاجدار آئے

وہ روز و شب ہمیں یاد آ رہے ہیں روز و شب
جو روز و شب کہ مدینے میں ہم گزار آئے

فسردہ کلیاں ہوں، گل زرد، سرنگوں غنچے
چمن میں ایسی نہ یا رب کبھی بہار آئے

ہے جس کے سامنے یوم حساب کا منظر
مرے کریم اسے کس طرح قرار آئے

جو زندگی میں بٹھاتے تھے اپنی آنکھوں پر
وہ بعدِ مرگ لحد میں ہمیں اتار آئے

ہے غم یہی کہ کبھی غم تھا اور دلِ غمگین
رہا نہ غم کوئی جس دم تو غمگسار آئے

فضائے گلشنِ عالم ہے غم فضا عاجزؔ
جو آئے گلشنِ عالم میں اشکبار آئے